

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

ایہا سخنرانی شکر باشد ای پیر

اینا ہمہ ذکر است آیات و معجز

ترجمہ: اے میرے پیر! میری باتوں کا شاعری سے کوئی تعلق نہیں ہے

یہ تمام باتیں ذکرِ خدا، اللہ کی آیتیں اور رسول کی حدیثیں ہیں۔

مَشْنُوٰی

وَحْدَانِیَّة

مطالع و ناسخ

قاضی علی البکر درازی

جلد ایک - ہزار

سمیر ۱۹۶۳ء

بار اول

۲۵۰

اگست ۱۹۷۵ء

بار دوم

قیمت ... دوا

○
تصنيف

سرتاجُ الشعراءِ شاهِ عشق

منصور آخري زمان

شاعرِ مہتِ زبان

حضرتِ سچلُ سرِ مست

عليه العشق

طباعت

مجادق پريس



مكتبات
معتد الرسکة

پیش لفظ

مروج الشعر، شہسوار عشق، منصور آخرویاں، شاعر ہفت زبان، حضرت بھلہ مست کی فانی تصنیفات میں سے دیوانی آشکارا مثنوی عشق نامہ، مثنوی درد نامہ، مثنوی گداز نامہ، مثنوی تار نامہ اور مثنوی رہبر نامہ پہلے ہی اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔ زیر نظر مثنوی وحدت نامہ ہی سلسلہ کی ساتویں کتاب ہے۔

فارسی زبان میں اس قدر مستقیم تصنیفات خود فارسی شعراء کی بھی نہیں ہیں۔ دنیا بھر میں بھلہ سرست جیسا ایک ہی شاعر نظر نہیں آتا جس شہادت زبانوں میں نولاکھ سے زیادہ اشعار کہے ہیں۔ کسی شاعر کا اپنی مادری زبان میں بزدلی طور پر شعر کہنا کسی فاضل بیت کا حاصل نہیں ہے۔ قابل قدر شاعر وہ ہے جسے غیر زبان پر بھی مکمل عبور حاصل ہو۔ بھلہ سرست نے دیگر شعراء کی طرح اپنے کلام کو صرف کافی اور ابیات تک محدود نہیں رکھا۔ اشعار کا کلام کافی ابیات ہی حقیقی مرثیہ، مولود، مرثعہ نامہ، اقل نامہ، بھولنا، گھڑولی، رباعی، فرد، غزل، امسرا اور سزا و پیرہ، غرضیکہ مختلف اور متعدد اصناف سخن پر مشتمل ہے جسے شاعری میں ان کے کامل الفن ہونے کا ثبوت ملتا ہے اور ایسے شاعر ہی کو سرتاج الشعراء کہا جاسکتا ہے۔ اس فخر مند، قادر الکلام شاعر نے اپنے اشار میں بار بار فرمایا ہے کہ میرا کلام خواہ کے پڑھنے کے قابل ہے، علم کی اس کے مطالبے موافق ہو سکتی ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ سرست کا کلام پڑھنا اور اسے سمجھنا ملاؤں، طالب علموں اور بچکانہ ذہنیت رکھنے والوں کا کام نہیں ہے۔ یہ ایک روحی آگاہ کا کلام ہے جسے صرف زبرد مشرب اہل دل ہی سمجھ سکتے ہیں۔

(الفقیر

رومزی

قاسمی علی اکبر دہلوی

اگست ۱۹۷۵ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱. جلوه کن پدیدار / تجلی در دلووار / در کن بر من دلداد / به هر ذره دیدار
- عیاقت همه امرار / من و ما می بگذار
۲. شراب این منوی / از دشت خموری / خوشد کنز دقوی / گشت اقلب دقوی
- بود این که فردوی / به سیریم ز دقوی
۳. آداب اینجا نمیکشیم / ز مسائل بگذشتیم / بمرتبه به بستیم / بوداد عشق بچشم
- ز مسلمانان رستم / جز یاد هیچ نه بستیم
۴. حقا که از خود رستم / سخن راست گفتم / اشک از دید زانم / گفتم از دل بیانم
- نه بچشم نه بهانم / همه سر بسجایم
۵. نه نهانم نه عیانم / نه چشیم نه چشایم / که بجا مانده مطلقا / شد هر جا تجلا
- بود اثبات الا الله / چه خفی هست جلا
۶. چه فقیر است چه ملا / بگفتی لا اله الا / چو آواز نور فتی / مردی بر آوازی
- که بیا تو هستی / شریکی قلعه هستی
۷. که ز من مانی رستی / ز ما هب بیدستی / غیب این است عیانم / بود این حق مقام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

- ۱۔ حسن نمود پذیر ہوا۔ اس کے جلوہ سے درد و تیر اور روشن ہو گئے اندر کی محبوب سے ادنیٰ ہو
 جی محبوب سے پردہ میں دکھایا جاسکا۔ ^۱ آواز نے نقاب مہرے ہیں تو غدی کو ترک کر دے۔
- ۲۔ منصوری شربت کہہ ہے اور دیر ہی کا خراج ہے جس کا گزرو غدی ہو کہ جس کشت اقلوب ہو
 کشت البعد تو صرف ایک حد درجی ہے ہم نے دوری سے بخت حاصل کر لی۔
- ۳۔ ہم نے یہاں کی پابندیوں کو توڑ دیں مسائل کی حدود سے آگے نکل گئے مگر سے و تلواری
 لکائی و عشق نے ہمارے ہاتھ میں دیدی تھی مسلمان کو چھوڑا اور محبت کے سوا کسی اور چیز کی
 جستجو نہیں کی۔
- ۴۔ میں نے اپنے آپ کو ہائی پالی ہے اندر یہ عجیبات کہہ دی تھیں آنکھوں کے آنسو بہہ ہے جس سے
 میں اپنا درد دل بیان کر رہا ہوں۔ میں نہ یہ ہوں نہ وہ ہوں بلکہ سراپا راز الہی ہوں
- ۵۔ میں نہ پوشیدہ ہوں نہ ظاہر ہوں نہ الیا ہوں نہ دیر ہوں معلوم تو یہ ہے نہیں کہ کہاں
 دیکھا ہے ہر جگہ تجلی ہو گئی۔ الا اللہ ہی اثبات ہے پوشیدہ خواہ ظاہر۔
- ۶۔ فقیر نیا اور نکلیا۔ تو اللہ سے اجواء اور جب غدی کو چھوڑا تو سراپا راز ہو گیا۔ جذب
 اور مستی میں اگر غدی کے قلعہ کو پاش پاش کر دے۔
- ۷۔ تو نے غدی سے رہائی حاصل کر لی۔ مذہب سے کس گیا۔ امرائے خیال استوائی کہ ایک

دائما هست و سالم جسم و جان یالم

۸. نه که داند حالم هست مومون الحکام هر کجا او تو بجائی بگفتی از من مانی

گرچه بجز عدم آئی نه فانی ببقائی

۹. چه زنی نعره گدائی خود شناس فدائی به یقین آن تو دانی دست از عالم شوی

نعره اتا حق گوئی پس کراتا تو بگوئی

۱۰. اگر چه در کوچه چپ بپویی ظاهر و باطن توئی منی تو حیدر بپوشی خوار منی در بپوشی

شب در ده بخوشی دیو یا ابرویشی

۱۱. تو یسائی بخوشی غلبت عشق بپوشی بسم هست خدا که عیال خدا سراپای

موج منی بنگارے برساند بنگارے

۱۲. دل دانیست که بدلم هست شکرے پس از دعا شکریم در سینا بر شکریم

تا ز مسجد بگذریم رشته تسبیح گستم

۱۳. چه کنم حالت مستم گدایا لگه لیتم بخسلاقی بدویم خامی رستم نه عاتم

نه جماعت نه امام کردم از دهر مسلم

۱۴. در عشق افکام راه تو حیدر مقام در عشق چه باز ندانم از عورتان نه راه

- اصل بابت یہ ہے۔ میں ہمیشہ وہاں سے ہر انداز میں یہ قسم ادا جان ہوا ہے۔
- ۸۔ میرا حال کوئی نہیں جانتا سب سوچتے ہیں ہر جگہ وہ ہے تو کہاں بخودی کو چھوڑ کر لگے نکل جا تو اگر اپنے آپ فکر کرے گا تو غالی نہیں ہو گا بلکہ بقا حاصل کرے گا۔
- ۹۔ تو جھکا لیل کی طرح مدد کیوں لگتا ہے اپنے آپ کو پہچان تو ہی خالصہ از بعضی کرے کہ تو رہی ہے۔ دنیا سے دست بردار ہو اور کائنات کا نفع نہ لگا۔
- ۱۰۔ مٹی کو چوں کہ چٹکیوں کا ٹکڑا ہے اندر بھی تو ہے اور باہر بھی تو وحدت کی غریب پی اور مدد ہوش ہو جا۔ ہر وقت خاموش رہو اور دین دہان بیحد ہے۔
- ۱۱۔ جوش اور مستی میں جا عشق کی غفلت پہنچے میرے سر میں لیا اٹھ رہے جس سے اسرار کھل جائیں یہ موج اور مستی آخر ایک بار سہل مراد تک پہنچا ہی دیتی ہے۔
- ۱۲۔ دل کو چین نہیں ہے اس کے لڑچکیاں بکری ہوئی ہیں میرے عاشق ہو گیا سبب سے مینا نہ کو جاتے ہوئے جب میں مسجد کے قریب گزرا تو میں نے قبیح کو توڑ دیا۔
- ۱۳۔ میں اپنی مرستی کی کیفیت کی بیان کر رہا کبھی ہندی پر بون کبھی پستی میں لوگوں میں ناہوا نہ خواہ میں شمار کیا جا ہوں تو ہمیشہ مقتدی ہوں مگر لیکن ہر حال میں ترک کر دیا ہے۔
- ۱۴۔ مجھے اسے عشق کا درزا نہیں لگا جادہ شہری نزل مقصود ہے عشق کا کوئی علاج نہیں ہے۔

دل با پاره پاره ز جیب قمار

۱۵. کرد مارا بکساره شدم از دیده خواره کنی درین شبی سیر اسرار بیانی

سرازی که نه تنائی شده ام مشائی

۱۶. که گشته گاه توایی پیش ازین خلق خرابی نیست جسم نگاهم تو بدانی بدست

عشق باشد هر ام ز تو ام زنگاهم

۱۷. یک دم یک خیم که گدایم که شایم گاه هستم بیایم گاه گاه چو کبایم

گاه در سوال و جوابم گاه شب و روز شایم

گاه شبه گاه توایم نیست در کار توایم

۱۸. پیر عبد الحق دانی هست سیر سبحانی که بود بر معانی بردش مدد کفانی

کرد غفلان در بانی گشت نسو سز معانی

۱۹. پیر ما پیر جهان است تحقیق سلطان آ او بزمین میانی است بیرون بیان آ

طایر است نه نهان آ سیر خدائی قربانی آ

۲۰. ما مرید دل و جانم تمام او شد و شبانم که بود و در دنیا نم منفش هر دم خوانم

هست از عشق بیانم ز روشد راه روانم

میں نے عشق کا بگل بجا دیا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اسی وجہ سے میرے شاہد میں ہو گیا
۱۵. عشق نے مجھے سال ہر ایک کی پھولیا میری آنکھیں زیر ہار ہی ہیں یہاں طلب میں ہلائی کرتا رہا
اصل راز کو پاس کے۔ اس کو چہرے منہ نہ مورتا میں تو مست شرابی ہو چکا ہوں۔

۱۶. کبھی کبھار کبھی ثواب اسی سے دنیا والے سوا ہوئے ہیں میری نظر اپنے ظاہر پر نہیں اور تو
سمجھتا ہے کہ میں گمراہ ہو گیا ہوں میرا ساقی عشق ہے میں ثواب کے درپے ہوں نہ گناہ کے
۱۷. میں تو ایک ہی جانتا ہوں اور ایک ہی کی طلب کرتا ہوں میں کبھی گمراہ ہوں اور کبھی شاہ
کبھی رہا ہوں اور کبھی کہاں کبھی سوال و جواب میں مصروف ہوں اور کبھی مسلسل شراب
میں محو رہا ہوں کبھی ہلاشاہ کبھی ثواب لیکن کبھی ثواب کمانے کے درپے نہیں ہوا۔

۱۸. کیا تو پر عہد الٰہی کو جانتا ہے؟ راز الٰہی کا بکھرے پایاں اس کے دروازے پر سیکڑوں کی جیسے
غلام اور خاقان جیسے دربان ہیں۔ اسی کے دربار میں اگر اور غلام بے نقاب ہوتے ہیں

۱۹. میرے مرشد دنیا بھر کے مرشد ہیں اور سچ مچ وہ بادشاہ ہیں وہ دنیا بھر میں جانا پہچانے میں ان
کی تعریف بیان سے باہر ہے وہ مجھے چھپے نہیں بلکہ ہر من الشمس میں سرور الٰہی ان پر قربان ہیں

۲۰. میں دل بھانگ ان کلیدیوں کا گانا ادا کرتا رہتا رہتا کہتا ہوں ہر وقت انہی کی تعریف
میں رطب اللسان رہتا ہوں یہ عشق کی باتیں ہیں اور انہی کی برکت سے مجھے راہ راست ہو رہی

۲۱. چل قدیر کام . یقین من خودیام . ایکنه من غیام . سر دپایه اسرام

از آن دایم بیزام . جسم جهان گذارم

۲۲. چون هر سوخته دیدم . به بحر عشق رسبدم . نوره مرع نشنیدم . جرقه زده چشم دیدم

غیر آن یار ندیدم . سر عالم بکشیدم

۲۳. این راه تفتیدی . چونکه براد تو رسیدی . جرقه من چیدی . سر ز صیغ کشیدی

نم و جهل الله بدیدی . دشت عشق بگزیدی

۲۴. و بهر حکم اقرار است . کلام آن حق اعتبار . گفتم از سر بیانی . بهمان عین عیانی

نبود شک گمانی . بود اسرار نهانی

۲۵. آشکارا بزبانی . چند خلیل در کافی . میدهم زانکه نشانی . الف از موم صوفی

اسپ یافیل شکر کن . یافکل و سگ و غر کن

۲۶. پس آنها تو گذر کن . از جمله بر موم نظر کن . موم او ماند نظر کن . موم را هم ز در کن

دوئی از دل تو بد کن . ماند باقی چه خبر کن

۲۷. من طنبوره یارم . هست در دست کتارم . می سراپد بکنارم . بنور سوز اسرارم

نور نورع گذارم . نه صدا از خود دارم

۲۱۔ میرے درجب کوئی بوجھ آن پڑتا ہے تو میں اپنی مدد آپ کرتا ہوں میں کوئی غم نہیں رکھتا

بلکہ صراحتاً کہتا ہوں میں ضیاء اللہ ہے نیز اوروں کی کہنے سے ہم دوست بھی تعلق رکھتا ہوں

۲۲۔ میں جب بظرف درگاہ کے لئے کھڑے ہوں تو میں ہر چہ خواہاں موج کی آواز سن لی اور میں

درد کی جگہ بھی لے لی مجھے اسے سنا کہ کفار و کافرات کی ہڈیاں ہڈیاں ہڈیاں دینا ہے منہ موزیا

۲۳۔ یہ تعلیم کلاس نہ تھی تو جب اسکے قریب پہنچا تو شراب کا ایک گھونٹ پے گا اور منہ اوپر

اٹھائے گا تو تجھے بظرف اللہ ہی مدد نظر آئے گا۔ اندھے تو اس کا عشق اختیار کر کے گھا

۲۴۔ مومن مکمل ہو گا تو رہے اور کلمہ حق قابل اعتبار ہے میں ایک ایسے راگ زون کے سامنے بے

کراہوں جس کی قسم کا شک و شبہ نہ ہو اللہ تعالیٰ یہ ایک پھر رشید و مدد ہے

۲۵۔ آج کل کی زبان سازی کیلئے جو تھیں پیش کی جاتی ہیں وہی تھیلوں کی حیثیت صرف ہے

جتنی موم سے بنائی ہوئی ہوگی اس کی جس سے تو گھوٹا باقی نازت گیدر کا ادا کر دے گا اس کا

۲۶۔ پس تو ان مردوں کو نظر انداز کر اور صرف ان کے لئے کھانا رکھ دو اسی دعا کی ذمہ کو چھوڑنا ہے

لپے دل سے غربت کو نکال دے اور پھر تاکہ لیا باقی رہ گیا۔

۲۷۔ میں اپنے والد کا حارموں اور عیال سے کہتا ہوں میں میرے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ تم

پرمونے میں والک باتیں لاتا ہے وہ اس طرح کی باتیں کرتا ہے یہ سب باتیں ہیں

۲۸۔ یہ باتیں سن کر دل میں ہنس پڑتا ہے اور میں کہتا ہوں کہ یہ سب باتیں ہیں

۳۱۔ اے زورمند گزشت میں قدمی ہو گئیں دراصل شکیں زدہ ہیں ہر اثر میں

ہست بیکان دگر ہیں اے لہر کئی تو نظریں

۳۲۔ ہست اول کیدانہ ز دست پیدا مقامہ شہر و شاخ عیانہ برگ و میوہ بلندانہ

ہستیں جگہ بہانہ دان و عدل فرزانہ

۳۳۔ اے تو دراصل ملادان زور و پادان پیر یکایک برائے انہماں فناں

اصل آنچو بقادان زہر داناں بہانہ

۳۴۔ خدایا از گل پیدا چوں سو کوڑہ مویرا بکلیں شگفتا پیدا چسیدہ مرغ سفیدا

۳۵۔ پذیراں آلودہ گشت صد بار چو پائی جلد و تار چو پائی پوش دادہ و عیسیٰ

چہ عیانی چہ نہانی ہم زیت سجہ نی

۳۶۔ چشمہ ہادی بر آب است گمانہ و نش چہ آب است عکس را آ آفتاب است بر مکان صلی تاب است

چشمہ فانی چو پر آب است ایں ز اسرار جواب است

۳۷۔ اے تو پیدا از مادر کردہ امت دایہ در پر چندہ مذکورہ سراسر پردہ شش دایہ و لا تو

۳۸۔ کرد شب و روز بر عاشقی تو بدیدیر عو شد اصل نہ خاطر نقش دلستی حاضر

۳۹۔ ہستی رخسار بہانہ بزنگہ شتابی قطرہ یاد و تیرابی دشت پر گشت ز آبی

۲۸ میرے بیٹے اور کچھ کثرت دولت ہے۔ تھے جو کہ میری والدہ غنیمت آتی تھیں وہاں
گئے تھے میں اور اسی کے مخالف رہے ہیں۔ انہیں ایک ہی جگہ دیکھ کر میرے مخالف
نہ سمجھا اور خوب دُعا بھی ملے کے طور پر۔

۲۹۔ چھ ایک در تھا اس کی کڑواہٹ نے یہاں سے روشتہ اس کی شاخیں جو ہیں
اور منہ سے سب ایک جہان میں۔ اصل میں یہ ایک دانہ ہے

۳۰۔ سنا دیکھو اسے مذکور ہے۔ ہر ایک کا نام الگ الگ تھا ایلینا اعلیٰ عزت میں
اصل میں سنا ہی مستقل اہل حق رہنے والی چیز ہے۔ ہندوؤں زلیلاؤں کو چھ کہہ

۳۱۔ مٹی سے برتن بنے بگڑے ہوئے ہیں۔ بننا ہڑٹی دیکھتے ہیں انہیں آتی بلکہ حق برتن ہی
نظر آتے ہیں جو مختلف رنگوں کے ہیں

۳۲۔ روٹی کا تو تجربہ ہے جس سے سیکڑوں کیڑے تیار ہوتے ہیں مثلاً گتہ اور ستاند
اور نہیں لوگ سمجھتے ہیں۔ یہ سب قدر کے راز ہیں۔ ظاہر خواہ پوشیدہ۔

۳۳۔ طالب کو دیکھتے جس میں چاند کی نظر آتا ہے اور اس پر سورج کا عکس بھی پڑتا ہے اس کا
چاند اور سورج اپنے اصل مقام پر ہیں۔ طالب فائز ہے۔ اور یہی اس راز کا اصل ہے

۳۴۔ توماں کے پیٹ سے پیرا ہوا۔ دلیہ نے تجھے گود میں دلا دیا کہ عزت کی قری پرورش کی
۳۵۔ اس شیریں پرورش میں دولت ایک کر یا اب کسی اور پر عاشق ہو گیا۔ اصل حقیقت

تیرے جملے سے ہو گئی۔ اور تو نے اصل کے بجائے نقل ہی کو سب کچھ سمجھ لیا
۳۶۔ بادلوں کی طرح سے بجلی چمکتی ہے اور نہ۔ اندر کو کتنی ہے اس کے بارش جو غلطی ہے

اور اصل نقل ایک ہر جگہ ہے۔ یہاں بھی بادلوں کی طرح ایک جگہ سے تو اس جگہ

چشمه جلالی باشی درون تنهایی

۳۶. پاک است اندیشه تو گمشدگی دشواری
من نیم اوست میگویم است آن مردمان و
دست از خوشین شو دست گفتم بایان

۳۸. پس تو دریاز جلالی کن درین آفتابی
سرازی از آفتابی نی مایه شلابی

توسویتی آبی سر اسرار بای

۳۹. تونم جلدی دبیانی ایک در غیر نیانی
این هم از توضیحی بگذران زهد دبیانی

است در توضیحی ز غانی به بقانی

۴۰. در وقت آملوبت اولم را بر شکست
نیخ آلبیکه در ز در به لا غیر بر شکست

هر چه بود و آملوبت بے همه هم به همه است

۴۱. لائق غیر نیستی ز در و این بهرستی
شوی آگاه زمستی هم از این هم بهرستی

پس ندیر کنر گشتی تا به بلائے تورستی
گو کجا مانده پستی

۴۲. جم هست این یکمانه بے پاکیزه شهاد
در شپیل رمانه این نباشد جناب

بشکی شور دراز تا شوی یار یگانه

۴۳. دین سلاک باشد خیال در کج باشد
زین گد خشن بپاشد پس بهای تا نفاشد

سے باہر نکل۔

۳۷ وہ ذات چاک تیرے اندر ہی بھرتا ہے اپنا گم کرے اور تکلیف پہلی میں اپنی کلفت میں کسی کے کہنے پر کہہ رہا ہوں اسے دیر نہ سمجھو ایک ہی تو اپنے آپ کو تیرے دروازہ پر جا رہی ہے لیکن چپ چاپ ۳۸ تو حملہ نہیں بلکہ دریا۔ اس بارہ میں جلدی کر لو اس راہ سے منہ نہ کھرو تو نہ گناہ کریں تو اللہ ہے نہ ثواب کمانے والا۔ تو گھر آجیں بلکہ یا اللہ ہے تو اصل راز کو پالے۔

۳۹ تو پانی کی چھوٹی سی نالی نہیں بلکہ دیبا ہے تو اپنے آپ کو غیر میں شامل نہ کر ہر جہ میں تیرا ہی جلوہ ہے۔ نہاشی نہ ہر کو ترک کرے تیرا تہہ بہت ہی بلند ہے تو فغان نہیں باتی ہے ۴۰ وحشت آتی تو لب گیا اور میرے لب کا سر بار بار ہوا گیا۔ اللہ کی تلواریں ہاتھ میں بکرا لہہ ماری تو غیر قتل ہوا جو پہلے تھادی رہ گیا جو سب کے بغیر تھا اللہ سب کے ساتھ ہے

۴۱ "وہ تو ہی ہے تو غیر نہیں ہے یہ تمام کائنات اسی کے لیے ہے اس کے ذریعہ ہی اکابر ہو گئے ہیں جبکہ جسم سے آزادی حاصل کر لیا گا اور دین کا ذکر کی حد تک اگے نکل کر بلند ہو جائے گا چھوٹا تو بڑا ہے یہ جتنی کہل ہائی سہل ہے گی۔

۴۲ یہ مہیک لہو کی طرح آگے بڑھنے میں بہت ہی اچھا اور شاندار رہے اس میں ایسی ہی جیسے پکے اندر موی کیا ہے گھر تیار نہیں ہے بہت سے کام ہیں اسے توڑ دے کہ تو یہ سمجھ لو کہ

۴۳ اسلام کہاں سے وہ تو شور و غل میں گم ہو گیا جب تک کہ کیوں ساز آواز کی شور مچا رہا ہے۔

۳۳. چو اهره رسید من به سخت کشید خیال از غیر برید تا که هر سوخته دید
اندازان سپید نه دید مگر آن بود که بود

۳۴. ز بخت نه مشوره آن ما هوش بود خود را خود نمید
نه بود کم ز نه زده

۳۵. اندازان جاده بخار نه بود کشف و کرامت نه جماعت نه امت
نه سلامت نه سلامت دعوت مومنه رحمت نه ضلالت نه هدایت

۳۶. بگنجد از نام نای و دشوار سلامی خواهی و چغلی کن ربانم مسمی
خود را تا تو کلامی باش و خیال مرا می تم شوازه هر کلامی

۳۷. نیست آنجا بگذشتی دست از عالم شن باز نیست پیرفتن از همه دل بگشتن
هست اینجا بگشتن ز کفر و دین بگشتن

۳۸. عشق تا مرچ برآرد اشک از دیده برآرد رُونهاموس نیارد هیچ جلعه نگذارد
دانه سحره شمارد در روح بیارد

۳۹. عشق دارد نشانی میکند این تن فانی پس بقایاتی فانی این شایسته مبنای
ز حدیثات جوانی از شیر مردانی

۳۳ ترغیبات ہاتوں میں پکڑ کر رکھا ہے صفحہ نہ شور و گلاہت اختیار کیا ہے غیر لہجہ
دل سے نکال دے شکہ بظرف دوڑے اور دیکھے کدہ ہے ہوتھا۔

۳۵ کہنے سننے کی باتیں ہیں اس وقت ہر شے بلند ہوتا ہے جب لاپتہ آگ کا قلب ہے
اور غیبت کا دروازہ کھول دیتا ہے اس حقیقت میں کوئی کمی بیشی نہیں ہے

۳۶ وہاں نہ عبادت ہے نہ کشف فکر است نہ جماعت ہے نہ قامت نہ ہر ترقی پایا
کر امی کر اسے نہ سلامت نہ بلانہ لڑنا نہ نہ گرجی نہ رہنمائی

۳۷ نام کو ترک کر دے سلام سے دور بھاگ سرور کی کیا اور خلائی کیا ان آقا کی قوت کو چھوٹ کر
یہ سچنے کی کوشش کر کہ تو کون ہے اور ہمیشہ اسی فکر میں رہا اور تمام فکروں کو ختم کر دے

۳۸ وہاں جالے کا مطلب ہے دنیا سے ہاتھ دھو اپھر دھو پھر آتا ہر جیسے قطع تعلق کرنا ہے
آپ کو ہمیں فنا کر دینا اور وہیں دگرے منہ موڑ لینا

۳۹ جب عشق ظاہر ہو رہا ہے تو اسطور کے آئینہ بیاڑی ہے نہ عزت کا خیال کرتا ہے اور نہ ہی کوئی
مجبائش پھر رہا ہے عشق تسبیح پھر نہیں تھا بلکہ حق کی راہ میں جان قربان کرنے کا شہسوار ہے

۵۰ عشق کی درختانہ میں پہلی اگر جسم کو فاکر دیا ہے بعد سری کہ پھر بیری تنگی بخش دیا
یہ من رانی کا اشارہ ہے تو حدیث نبوی سے بھی اکی تصدیق کر سکا اور وہاں تیرک میری رہا ہے

صفت الہیہ بقول امیر المومنین علیؑ جس نے ہر عمل کو ان کے لئے قرار دیا

۵۱. عشق دارد دو عیلا اول آرد عیلا پس آنکه عیلا کشد از عیلا و عیلا

می برد تا به نیت برساند بحالت

۵۲. عشق دو کار بداند اول از خود بداند سرش بیشتر براند جز خدا هیچ نماز

پس به محبوب عیلا غیر خیالات براند

۵۳. عشق عالی آفات اندرستی و عیلا بود این راه عیلا بکشد سر بحالت

بهستان و به عیلا اندر آن نیست عیلا

۵۴. عشق ستریت الهی بود این تهنشای ذات افوا متناهی دهد از غم آگاهی

پر آتش برده های عشق زوگر و زای

۵۵. عشق سیاه بال کنیله و ساحل غرق مانده محض زوگر عشق بر شکل

دارد او عشق نیاز کند اقل و مقل

۵۶. به جو منصور بدانی تا بیاگد تو توانی شمس و بهشتی گم کنی این انسانی

گشت زوگر بدانی بهشتی بدانی

عشق دل چو دلاید در فرحت بکشد صد سر و سراید در دهم بهر فراید

زوغم و سوزن باید جان و سر زخم باید

۵۱ عشق کی دو نشانیاں ہیں پہلا موت دامن لگتا ہے پھر المیہاں دل لگتا ہے
 الگ تھلگ کر کے مسرت کا لکھنا پہلا تریاں

۵۲ عشق درد کا کرتا ہے پہلایہ کہ اپنے آپ پر ہانی دل لگتا ہے وہ درد میں کہ غول ہے سر کا دیتا
 حق کہ اکثر کی ظلت سمیٹے اور کوئی چیز باقی نہیں رہتی جس کے بعد جس کے بعد کیا آمد و رفت
 خیالیت کو دل سے نکال دیتا ہے

۵۳ عشق بیک بہت ہی بڑی بات ہے اس دنیا کی دولت ہے اور یہی راہ ہدایت ہے
 یہ خدا کی دین اور اس کا کام ہے اور ذکر گراہی

۵۴ عشق راز الہی ہے اور شہشابی آگ کی گولی ہوتا نہیں عشق اس راہی ہے آگ اور قضا
 اس کا علو ذہن کی پستی ہے یوں اس کی بازی تک اس کا ہول جہاں سے کہ تو چھٹا ہے
 وہاں سے عقل راہ گزیر اختیار کرتی ہے

۵۵ عشق ایک ایسا خطرناک ایسا ہیرو ایسا ہے جو سب غرق شدہ ہے اسے چھو کرنا
 بہت ہی مشکل ہے اس کی غزل ہے شری دل میں ہلاکت کا قدم چلنا اس کے قدم چلنے سے

۵۶ اگر تو میں غمور و صبر و محبت ہے وہاں عشق کے میدان میں کہ وہاں شمس بڑی ہی عشق
 کا زخم خور رہے کہ نہ عشق نہ فانی ہے کوئی شہر ہو جو اس کو پہنچا اس کے مال نہ تھا

۵ عشق جب دل میں دھل جاتا ہے تو شہر و دیہات کے دور و فاصلہ کھول جاتا ہے کہ روں گ
 الہا ہے فراق کی وہ دردناک آواز اس کو درد میں پیدا کرتا اور ستارے گئے ملتے ہیں

۵۸. چند گنج گهای هم ساقم تمامی فهم نفهم پایی خواص خواند و گهای

تا ازین نامزدنای این فغانی است فغانی

۵۹. آنچه نگفتم که بر حق - صفت پیر علی حق این حقیقت تحقیق سخن خشی نیست حق

گفت آن خواب و خوابی شد زانوره امانی

۶۰. بهین عالم اظهار هست این کلا اقرار یا مگر معنی یا محبتی رخ مرآتانی یا نورانی

مگر غریب و گنیم تو همی دانی که ما

۶۱. بادشاه من شایم ابرین کاری شداد رحم فرما برین مسکین تو ده دلم را برائی مسکین تو

آمد عابد بد تو شوار کرده معصیا بخود شوار

۶۲. این گدا بر دزد امیدار بخشیدم مرا کشتوار تا بشنوا شافع المذنبین و کتبایشی و سر تلاطمی

ای توئی مردار و مردار کافا منظر خام توئی اندر وفا

۶۳. در دعا شاه شاد توئی در ظاهر خام انسان توئی اذاعه صحت توئی آسکافات پاکتی گنج پیکار

من ز کار بد پشیمانم بے بگری مام پریشانم بے

۶۴. در دعا شاه شاد توئی در ظاهر خام انسان توئی اذاعه صحت توئی آسکافات پاکتی گنج پیکار

۶۵. عالم عامر ابد زده است

۵۸ اس کی زیادہ اور کیا آہل میں تو سب کو کہہ چکا ہوں کہ میرے پناہ کو کہہ کر میرا سہارا بنو
 پڑھنے کے قابل ہے علام کے نہیں یہ دنیا قید خانہ ہے

۵۹ میں نے اپنے پروردگار الحق کی صفات میں جو کچھ کہاہے وہ سب صحیح ہے یہ ایک تعریف شدہ
 حقیقت اور اس کا ہر قطع حق ہے میں نے انما الحق کا لغو اپنے پروردگار ہی کے لئے کیا ہے

۶۰ اس کائنات میں جس بات کا اقرار کرنا ہے وہ یہ ہے یا محمد مصطفیٰ یا عیسیٰ یا زور و طاہرے
 مجھے اپنی زیارت سے نوازے کہ جانتے میں ایک غریب اور مسکین ہوں۔

۶۱ آپ میرے بادشاہ ہیں اور میں آپ کا غلام ہوں میں اپنی محبت پر شہسوار ہوں اور رسول خدا
 محمد پر رحم فرما اور میرے دل کو شکیں عطا فرما میں آپ کے دوا سے پر سرپاؤ لذت و کمال
 بن کر حاضر ہوا ہوں کیونکہ میں بہت بڑا کنگار ہوں۔

۶۲ یہ گدا آپ کے دروازے پر لید دار ہو کر حاضر ہوا ہے اے شہسوار مجھے اپنے دیدار کا شرف
 عطا فرمائے شفیع الذین میری فریاد سن آپ رحمۃ اللعالمین ہیں آپ اس کائنات
 کے سردار اور بادشاہ ہیں اور آپ اپنی صفات میں اللہ کی ذات کے مظاہر غامض ہیں

۶۳ آپ دونوں جہاں کے شہنشاہ ہیں آپ اللہ کے مظاہر میں خصوصی حیثیت کے مالک ہیں
 آپ احمدی صورت میں آسمان کا نور ہیں پیر ہوتے ہیں میں ہمارا بار اتر کرتا ہوں کہ
 آپ کی ذات پاک میں اپنی محبت پر بہت شکر ہوں آپ میری پریشان حالی کو دیکھ کر یہ ہیں

۶۴ آپ کے سوائے میری کوئی مددگار نہیں ہے میں نے اپنے خدا کو دیکھا ہے میں نے اپنے خدا کو دیکھا ہے
 وہ ہے وہ سیاہ چہرہ ہوں مدد دینا ہے برا کہ وہی آپ اپنے غم کو اسے مجھے بخش دے

نعت

از: قاضی علی اکبر بیہ تخلص غلام اکبر

مجھے تو جہاں دیے ساقی، پلا دو یا رسول اللہ

دُئی کا بیج سے پر نہ اُلا دو یا رسول اللہ

کرو تم صاف دل میرا، دُئی غیرِ شیا ہی سے

ای میں غور تو اپنا بسا دو یا رسول اللہ

مجھے غور کرو ایسا مجھے نہ یاد جسم اپنا

مرا سر مست محبت میں بنا دو یا رسول اللہ

رنگِ رنگ سے مجھے جاری مجھے اُلا دو یا رسول اللہ

تم میں تار تو اپنی لگا دو یا رسول اللہ

غلام اکبر پرالسی کرو شفقت شہنشاہ

نُسخِ منور مجھے اپنا دکھا دو یا رسول اللہ

پہل سرمست شہنشاہ عشق

سرتاج الشرا حضرت پہل سرمست سرایا عجب عشق تھے غلاموں کو دے آتے
کو عشق اور عرفان الہی کی خاص سند اور سرٹیکٹ عطا کر کے اس دنیا میں محبت
بنا کر بھیجتا۔ جنہوں نے عشق اور سرمست کو زندہ کیا۔ جیسے آپ سرطالع ہیں۔

۱۔ بگراہی نہ اختیار دیم ہرگز جہان را میکنم رہنمائی
مطلبہ :- میں کبھی بھی گراہی میں نہیں پڑا میں تو دنیا کی رہنمائی کے لئے آیا ہوں
یعنی آپ دنیا کے رہنمائی تھے۔

۲۔ گردش احوال مارا لامکانی کدہ آتے بدنام ہو غلامان صد کیا کی کردہ است
مطلبہ :- حالات کی گردش نے مجھے لامکانی بنا دیا اور سیکڑوں شہنشاہوں کو
میرے درد و غم پر غلاموں کی طرح کھڑا کر دیا ہے۔

۳۔ این چہ می رانی دلا من گدائی میکنم از گدائی در دوعالم بادشاہی میکنم
مطلبہ :- دل سے تو کیا یہ بھٹکا ہے کہ میں گدائی کرتا ہوں؟ میں تو اس گدائی
کے پرے میں دونوں جہان کی بادشاہی کرتا ہوں۔

۴۔ این راہ بیکسی راستے نامہ اچہم رانی زویہ سرم رسیدہ نہ کدہ کیسانی
مطلبہ :- اسے زاہرا تو اس طریقہ کو جو بظاہر بیچ نظر آتا ہے کیا جانے میرے

سہ اس کی جانب سے ہنسائی کا تاج رکھ گیا ہے۔

۷۔ من مت سخر ایم خرم شرایم سلطان چنانیم بظہر خلق حسرایم

مطلبہ: میں شراپ۔ رحمت میں مت ہوں۔ میں دونوں جہانوں کا بادشاہ

۸۔ من خلق کی نظریں غلاب ہوں۔

۹۔ عالی عشق مارا تحفہ داد در وجودم مسلم عشاقی نہاد

مطلبہ: خداوند کی کم نفعی عشق کا تحفہ عطا کیا ہے اور میرے وجود کو عشق

کے علم سے مخد کیا ہے۔

خود پر فخر علی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

۱۰۔ نطف بزم کرد سید الرسلین کرد مارا از گدو عاشقین

مطلبہ: سید الرسلین نے مجھ پر اپنا کرم کر کے مجھے عاشقوں کے گروہ میں شامل کر لیا ہے

۱۱۔ الاسیر وحدت مارا آگاہ کرد من گدا بردم دے مارا شاہ کرد

مطلبہ: آپ نے مجھے وحدت کے راز سے آگاہ کیا اور مجھے گدا سے بادشاہ کو

ساقی کوثر کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

۱۲۔ از بد ساقی کوثر جام نرد ام زیر سبب گوہ سبقت بردام

مطلبہ: میں نے ساقی کوثر کے بارگاہ سے جام نوش کیا ہے اس لئے میری حالت

درجہ سب سے اعلیٰ افضل الہیہ ہو بالا ہے۔

۱۳۔ حاصل مطلب دنیا کا کوئی بھی شاعر سچل مرمت سے ہماری یاد دہانی نہیں کر سکتا اور

کسی کو بھی عشق حقیقی کی ایسی منزل نصیب نہیں ہوتی۔ وَمَلَيْسًا أَنْ يَنْصِلَ